ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

تفسیر القرآن

جلد پنجم

الیہ یرد ۲۵ سے عمّ ۳۰ پارہ

مفسّر

حضرت ادیب اعظم الحاج مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

۷۸۶

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے پارہ ۲۵ تا پارہ ۳۰ کی تصحیح کی۔ اب اس کے متن میں کوئی کمی بیشی یا کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ

فقط حافظ عبد الرؤف

حافظ عبد الرؤف پروف ریڈر

ناشر: شمیم بک ڈپو، ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی نمبر ۱۸

مطبع: ایلیٹ پبلشرز لمیٹڈ، کراچی

کتابت: محمود بن الماس رقم، لاہور

سید محمد رضا زیدی کراچی

باراوّل ______ سنہ ۱۹۸۵ء

ھدیہ: -/۱۰۰ روپے

فہرست

نام پارہ

نام سورہ

الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

جب سب سے بڑی مصیبت آجائے گا اس دن آدمی نے جو کچھ کیا ہے اُسے یاد آئے گا اور دیکھنے والوں کے لیے جہنّم کو ظاہر کر دیا جائے گا۔ پس جس نے سرکشی کی اور زندگانی دُنیا کو ترجیح دی ہوگی جہنّم میں اس کا ٹھکانہ ہوگا اور جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اپنے نفس کو بُری خواہشوں سے روکا ہوگا تو اس کے رہنے کی جگہ جنت ہوگی لوگ تم سے سوال کرتے ہیں (اے رسول) قیامت کب آئے گی تمہارا اس کے علم سے کیا واسطہ، اس کے علم کا تعلق اللہ سے ہے تم تو صرف ڈرانے والے ہو جو ڈرے، جس دن دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں ایک رات یا دن ٹھہرے،

اکثر لوگ حضرتؐ سے یہ سوال کرتے تھے کہ جس قیامت کا آپؐ ذکر کیا کرتے ہیں اس کے آنے کا کوئی وقت بھی مقرر ہے۔ تم کہدو کہ اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے وہ جب چاہے گا اُسے لے آئے گا۔ اے رسولؐ تمہارا فرض تو یہ ہے کہ انہیں خبردار کردو جو خدا کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ جب وہ اُسے دیکھیں گے تو ان کے حواس باختہ ہوجائیں گے۔

﴿۸۰﴾ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ﴿۲۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾

وہ چین بجبیں ہوگیا اور منہ پھیر بیٹھا اتنی سی بات پر کہ اس کے پاس ایک نابینا آگیا تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ تعلیم سے پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سُنتا تو نصیحت اُس کے کام آتی۔ تو جو کچھ پرواہ نہیں کرتا اس کے تو تم درپے ہوجاتے ہو حالانکہ وہ نہ مانے تو تم اس کے ذمّہ دار نہیں۔

اس سورہ کی شانِ نزول یہ ہے کہ ایک روز حضرتؐ کے قریب بنی اُمیّہ کا ایک سردار بیٹھا تھا کہ عبداللہؓ بن مکتوم آئے جو آپؐ کے خاص صحابی تھے، مؤذن بھی تھے اور نابینا تھے، آپؐ کی خدمت میں آئے۔ عبداللہؓ کی والدہ اُمِ مکتوم اور حضرت خدیجہؓ کے والد خویلد بہن بھائی تھے آدمی مقدس تھے۔ حضرتؐ نے اس مالدار سے اُوپر جگہ دی۔ اس پر وہ بہت ترش ہُوا اور حضرتؐ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہؓ غریب آدمی تھے اور وہ دولتمند تھا۔ خدا نے رسولؐ سے فرمایا تمہیں کیا معلوم شاید وہ تمہارے پاس بیٹھ کر تزکیہ نفس کرتا یا نصیحت سنتا جو اُس کے کام آتی۔ لیکن جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا تم اُس کے درپے ہوتے ہو حالانکہ وہ نہ سدھرے تو تم اس کے نہ سدھرنے کے ذمّہ دار نہیں۔

مفسرین نے اس آیت کے بارہ میں بہت اختلاف کیا ہے۔ ایک بڑے محقق مفسّر نے تحریر فرمایا ہے کہ واقعہ یہ تھا کہ ایک مالدار آدمی حضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ عبداللہ بن مکتوم آگئے۔ ان کے آنے سے حضرت ترش ہوئے اور اس سے منہ موڑ لیا۔ اس لیے کہ عبداللہ کا ایمان لانا حضرت نے اس مالدار کے ایمان لانے سے بہتر نہ سمجھا کیونکہ عبداللہ سے اسلام کو کوئی فائدہ پہنچنے کی امید نہ تھی۔ برخلاف اس مالدار کے، کہ وہ جتھے والا تھا۔ اگر ایمان لے آتا تو بڑا فائدہ پہنچتا۔ اس صورت میں رسولؐ کے اخلاق پر جو دھبہ لگتا ہے اُسے کون مٹا سکتا ہے۔ جو ہستیٔ پاکؐ خلقِ عظیم پر فائز ہو اس سے ایسے عمل کا صادر ہونا کس قدر بعید از عقل ہے۔ بہر حال یہ اپنا اپنا عقیدہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب عبداللہ حضرتؐ کے قریب بیٹھے تو اُس مالدار نے اپنا دامن ان کی طرف سے کھینچ لیا۔ حضرتؐ نے فرمایا، اے شخص تُو نے ایسا کیوں کیا۔ کیا اس کی فقیری تجھ سے آلپٹی یا تیری تونگری اس کے پاس چلی جاتی۔ یہ سُن کر وہ شخص شرمندہ ہُوا اور کہا میں اپنی دولت کا نصف حصّہ اپنے اس غریب بھائی کو دیتا ہوں۔ حضرت نے ابنِ مکتوم سے پوچھا، کیا تمہیں منظور ہے۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ یہ شخص اس نجاست کو میری طرف پھینک رہا ہے جس نے اس کو اس بداخلاقی کی طرف مائل کیا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾

جو تمہارے پاس لپکتا ہُوا آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا ہے تو تم اس سے بے رُخی کرتے ہو دیکھو یہ قرآن تو سراسر نصیحت ہے۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ پہلی غلطی تھی جو رسول سے سرزد ہوئی۔ اللہ نے ان کو تنبیہہ فرمائی کہ مالداروں سے زیادہ غریبوں کی طرف توجہ کرو۔ ایمان لرزتا ہے یہ سنتے ہوئے کہ رسول سے غلطی سرزد ہوئی۔ اس آیت میں جو